میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا

(الہام حضرت مسیح موعود ؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

جمادی الثانی ۱۳۸۸ — تبوک ۱۳۴۷ — ستمبر ۱۹۶۸ء

مسٹر ایچ - او - سنیالو چیف ترجمان احمدیہ جماعت نائجیریا مڈ ویسٹ کے ملٹری گورنر کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کر رہے ہیں

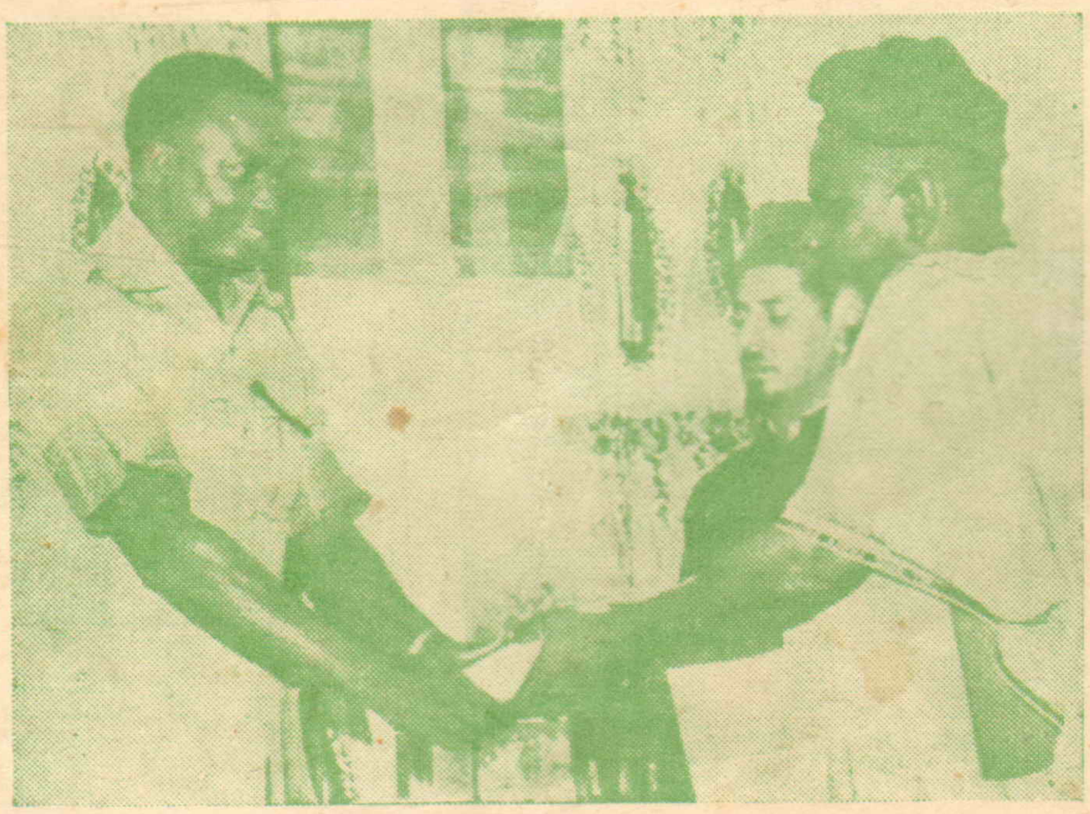

Mr. H. O. Sanyaolu, Chief Interpreter Ahmadiyya Jamaat, Nigeria is seen presenting books on Islam to Lt. Col. Ogbemudia, Military Govenor of the Mid West State of Nigeria. Maulvi F. M. Qureshi, Editor of the Weekly Truth, is standing between the two of them.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا امین و دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

تبوک ۱۳۴۷ھ ش

(ستمبر ۱۹۶۸ء)

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

سالانہ چندہ:- دو روپے ؛ فی پرچہ بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیے!

ترتیب

• پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں (اداریہ)	۲
• آرہا ہے اِس طرف اژدرِ یورپ کا مزاج	۵
• ایک عیسائی فرقہ یہوواٹنس	۸
• ہم قلب و نظر میں لئے پھرتے ہیں بہاریں (نظم)	۱۲
• مزدویا میں سیرۃ النبیؐ کا کامیاب جلسہ	۱۳
• ایک واقعہ	۱۵
• شذرات	۱۷
• ایڈیٹر کے نام ایک خط	۱۹
• تحریک جدید کی خبریں	۲۰
• اشتہارات	۳۱ تا ۳۴

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۹

تبوک ۹ھ = ۱۳۴۷ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں

چودہ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے منصۂ شہود پر آیا تھا۔ اُس روز مسلمانوں کی تقریباً صد سالہ غلامی کی زنجیریں ٹوٹی تھیں اور وہ ایک طرف برطانوی سامراج ——— جو اپنی مقدور بھر خوبیوں کے باوجود بہرکیف ایک بیرونی طاقت ہی کی حکومت تھی ——— اور دوسری طرف ہندو راج کے منصوبوں سے نجات پاکر اس قابل ہوئے تھے کہ کسی خطۂ زمین کو اپنا خطہ کہہ سکیں اور وہاں اپنے عقائد اور اپنے خیالات کے مطابق ایک ایسے معاشرہ میں اپنی زندگی بسر کر سکیں جسے وہ ہر قوم اور ہر مذہب کے معاشرے سے بہتر اور زیادہ صحت مند سمجھتے ہیں۔

ہاں چودہ اگست ۱۹۴۷ء کو برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی وہ کوششیں بارآور ہوئی تھیں جو انہوں نے اپنے اختیار اور استحکام کے لئے گزشتہ چالیس پچاس سالوں میں کی تھیں۔ سعیٔ پیہم کے اس کارواں میں چھوٹے بھی تھے اور بڑے بھی، عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ یہ سب لوگ ایک منزل کی طرف رواں دواں تھے۔ اور اگرچہ عدوانِ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کارواں کو قدم قدم پر روکنا چاہا، اس کی راہ میں روڑے اٹکائے اور اس کے کچھ راہرو راستے سے بھٹکائے لیکن فضلِ خدا اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے شاملِ حال تھا سب مشکلات ہوا بن کر اُڑ گئیں اور سب روڑے طباؤ منشور اہو گئے۔ کاروان اپنی منزل پر جا پہنچا اور چودہ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان وجود میں آگیا۔

اِس سال چودہ اگست کو اِس واقعۂ عظیمہ کی اکیسویں سالگرہ منائی گئی۔ پاکستان کے شہر شہر اور قصبہ قصبہ میں بلکہ چھوٹے چھوٹے دیہات میں بھی اِس اکیسویں سالگرہ پر دلی مسرّت کا اظہار کیا گیا اور اِس عظیم اسلامی مملکت کے استحکام کے لئے تہ دل سے دعائیں مانگی گئیں کہ اے پروردگارِ دو عالم یہ خطۂ ارضی تیری ہی عطا ہے۔ تیری خوشنودی حاصل کرنے والی زندگیاں بسر کرنے کے لئے ہم نے تجھ سے یہ مملکت مانگی تھی ——— تیرا اور تیرے محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے اور تیری آخری شریعت کو رائج کرنے کے لئے ہم نے پاکستان کی خواہش کی تھی، تُو اپنے خاص فضل سے ہم سب کو توفیق عطا کر کہ ہم قیامِ پاکستان کے مقاصد کو کبھی اپنے دلوں سے محو نہ کریں ——— نہ صرف یہ کہ محو نہ کریں بلکہ یقین اور وثوق کے ساتھ اُن کے حصول میں کوشاں رہیں۔ ہم اپنی زندگیوں کو تیری رضا کے مطابق ڈھالیں کہ یہی درحقیقت استحکامِ پاکستان کے عوامل میں سے سب سے اہم ہے۔

ربوہ میں بھی مختلف اور متعدد طریقوں سے اِس خوشی کا اظہار کیا گیا اور دُعائیں بھی کی گئیں ۔ اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے غرباء میں کھانا بھی تقسیم کیا گیا۔ کھُلے میدان میں جلسہ کر کے احبابِ ربوہ کو قیامِ پاکستان کی تاریخ سے ایک دفعہ پھر آگاہ کیا گیا اور اس سلسلہ میں ان کو اُن کے فرائض کی یاددہانی کرائی گئی۔

ان فرائض کی یاددہانی کے سلسلہ میں ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر (جو حضورؓ نے ۴ جولائی ۱۹۴۸ء کو ٹاؤن ہال کوئٹہ میں فرمائی تھی) کا ایک مختصر سا اقتباس قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور ان سے امید رکھتے ہیں کہ اِس اقتباس میں بیان شدہ مقصد اور اس کے حصول کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں گے اور کبھی اس سے غافل نہ ہوں گے۔ حضورؓ نے فرمایا:۔

"مختصر لفظوں میں مَیں یوں سمجھتا ہوں کہ ہماری لڑائی اس لئے نہیں تھی کہ ہم اپنے لئے گھر مانگتے تھے بلکہ ہماری لڑائی اس لئے تھی کہ اِس ملک میں ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی گھر نہیں تھا۔ ہم ایک زمین چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین کہا جا سکے۔ ہم ایک ملک چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ملک کہا جا سکے۔ ہم ایک حکومت چاہتے تھے **جسے محمد رسول اللہ کی حکومت** کہا جا سکے اور یہی اصل محرک پاکستان کے مطالبہ کا تھا۔ پس انفرادی اور قومی زندگی میں

اسلام کو داخل کرنا ہمارا سب سے پہلا اور اہم فرض ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یقیناً ہم اپنے دعوے میں سچے نہیں سمجھے جا سکتے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بات بھی کبھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے کہ ہم نے ساری دُنیا میں اسلام کو قائم کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنا ہے۔ پس پاکستان اس منزل کے حصول کے لئے یقیناً ایک قدم تو ہے مگر بہرحال وہ ایک اینٹ ہے اُس عمارت کی جو ہم نے ساری دُنیا میں قائم کرنی ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اِس عظیم الشان مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اِس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس قدر بھی قربانیاں کر سکیں اُن سے کبھی دریغ نہ کریں۔" (الفضل ۱۴ اگست ۱۹۶۸ء ص۵)

فضلِ عُمر فاؤنڈیشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کو شروع ہوئے دو سال گزر چکے ہیں اور اب یہ تحریک تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہے۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ سے محبت اور حضورؓ کے احسانوں کے احساس کے تحت جماعت کے ہر چھوٹے بڑے نے دل کھول کر اِس تحریک میں حصّہ لیا ہے اور اِن دو سالوں میں نہ صرف لاکھوں روپے کے وعدے کئے ہیں بلکہ لاکھوں روپیہ کی ادائیگی بھی ہو چکی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن ہم اپنی کسی کوشش کو اس لئے پُوری طرح تسلّی بخش نہیں کہہ سکتے کہ ہماری تو خواہش ہے کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں اس سے بہت زیادہ کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ ہمارے اطمینان میں بھی ایک بابرکت بے چینی کا عنصر شامل ہوتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہیئے کیونکہ مومن ترقی کی کسی منزل پر بھی خوش ہو کر رُک نہیں جاتا۔ وہ آگے ہی آگے بڑھتا ہے اور آگے بڑھنے کی خواہش اسے ہر لمحہ بے چین رکھتی ہے۔ پس باوجود اِس کے کہ اِس تحریک کے لئے وصولی کی رفتار نہایت تسلّی بخش ہے لیکن پھر بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض جہات سے خاص طور پر مزید کوشش کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ممالکِ بیرون میں ہماری جماعتیں پاکستان سے بہت پیچھے ہیں۔ ان سے نہ صرف مزید وعدوں کا حاصل کرنا ضروری ہے بلکہ اُن کے کئے گئے وعدوں کی وصولی کی طرف بھی مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ جملہ مبلّغین اور دیگر معزّزین جماعت اس طرف

آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد)

ایک دوست نے جو آجکل انگلستان میں ہیں چند ایک سوالات بھیجے ہیں۔ ذیل کی سطور میں ان سوالات کے جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اِس سلسلہ میں اگر انہیں یا کسی اور صاحب کو مزید وضاحت کی ضرورت محسوس ہو تو ادارہ "تحریکِ جدید" زیرِ بحث موضوع کے دیگر پہلوؤں کی تفصیل پیش کرنے کے لئے حاضر ہے ——— (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسرِ صلیب کے مشن کو خدا تعالیٰ کی تائید کے ساتھ جس مؤثر و مدلل انداز میں شروع فرمایا تھا اس کے نتیجہ میں نیز آسمانی بشارتوں کی روشنی میں حضور علیہ السلام اِس یقین پر قائم تھے کہ:-

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔" (فتح اسلام)

اِسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقے کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔" (تجلیاتِ الٰہیہ)

اِس جگہ یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ بشارتیں کس طرح پوری ہوں گی تو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس کثرت سے صداقت کے نشانات اور کسرِ صلیب کا سامان پیدا ہوگا کہ لوگ اپنے پُرانے اور غلط عقائد کو ترک کر کے ایک نئے انداز سے سوچنے لگ جائیں گے۔ چنانچہ حضورؑ نے فرمایا:-

آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

حضور علیہ السلام نے، اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ اتنی تعداد میں اتنے لوگ ایک معیّن عرصہ میں اسلام قبول کر لینگے بلکہ فرمایا ہے کہ "مزاج" یعنی اندازِ فکر (Trend) تبدیل ہوتے چلے جائیں گے۔

اِس بات کو کون نہیں جانتا کہ غیر مسلم خصوصاً عیسائی بڑی کثرت اور شدت سے اِس بات کے قائل تھے کہ اسلام ایک ظالمانہ مذہب ہے جو لُوٹ کھسوٹ کو جائز قرار دیتے ہوئے بزورِ تلوار پھیلا ہے لیکن اب احرارِ یورپ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ مذکورہ نظریّہ اسلام دشمنی، تعصب اور تنگ نظری کی وجہ سے تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے جو اپنی عمدہ تعلیم کی وجہ سے دلوں پر اثر کرتا چلا جاتا ہے۔ اِس بات کے ثبوت اور دلیل کے طور پر وہ ہماری کامیاب تبلیغی مساعی کو بھی پیش کرتے ہیں۔ مثلاً ایک یورپین مصنّف جماعت کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"آج اسلام عقائد کی اشاعت
کے لئے تلوار استعمال نہیں کر رہا۔
مقدس جنگ کا رُخ صرف باقی
استعماری طاقتوں کی طرف ہے۔
لیکن امن پسند جماعت احمدیہ کُرّۂ
ارض کے قریباً تمام ممالک میں تبلیغی
مہمّات میں مصروف ہے۔"

نیز وہ لکھتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جدید اسلام کی یہ شاخ خاص اہمیت
کی حامل ہے کیونکہ اب یہ مسیحی دُنیا میں جڑیں
پکڑ رہی ہے۔ یہی جماعت ہے جو مسیحیوں کو
حلقۂ اسلام میں کھینچ لانے کے لئے پُرزور
تبلیغ کر رہی ہے .... یہ جماعت مؤثر پروپیگنڈا
کا نظام رکھتی ہے، تقاریر کی جاتی ہیں، اخبارات
شائع کئے جاتے ہیں اور ریڈیو کو اپنے خیالات
کی اشاعت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔"
(WELT BEWEGENDE MACHT ISLAM)

اسی طرح ایک جرمن مستشرق لکھتے ہیں:-

".... احمدیت اسلام میں وہ پہلی
غیر معمولی تحریک ہے جو ایک باقاعدہ نظام
کے مطابق غیر مسلم ممالک میں تبلیغی جدوجہد کر رہی
ہے۔ وہ مسیحی مشنوں کی طرح اپنے باقاعدہ تیار
کئے ہوئے مبلّغین بھیجتی ہے، سکول جاری
کرتی ہے اور کتب و رسائل کی مدد سے
اسلام کو پھیلانے اور لوگوں کو مسلمان بنانے
میں سرگرمِ عمل ہے۔" (KEELER HALL)

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں صرف اندازِ فکر ہی تبدیل نہیں ہوا بلکہ یہاں تک اسلامی تعلیم کی خوبیوں سے لوگ متاثر ہو چکے ہیں کہ بسا اوقات غیر مسلم سنجیدہ طبقہ از خود ہی اسلام پر اعتراض کرنے والوں کو جواب دیدیتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر ہیوبن نے

جماعت احمدیہ کے خلاف ایک مضمون لکھا تو ہالینڈ کے ایک اخبار 66 - M نے از خود اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پروفیسر ڈاکٹر ہیوبن کا یہ لکھنا کہ اسلام ایک جابر و قاہر خدا کا تصور پیش کرتا ہے سراسر مغالطہ انگیز ہے اور یہ کہنا کہ اسلام میں تجدید و احیاء کی قوت کا بالکل فقدان ہے دُور از حقیقت ہے کیونکہ خود جماعت احمدیہ تجدید و احیاء اسلام کا ایک زندہ ثبوت ہے اور شاید اسی لئے وہ عیسائی علماء کے لئے مخوف و ہراس کا باعث بنی ہوئی ہے۔"

اِس جگہ صرف ایک امر بطور مثال ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کی حقانیت و برتری تو اِس طرح بھی اثر انداز ہو رہی ہے کہ عیسائی دنیا اپنے عقائد سے بیزار اور دستبردار ہوتی جا رہی ہے۔ مثلاً عیسائی عقائد میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت بنیادی حیثیت رکھتی ہے جو کفارہ، تثلیث وغیرہ کے لئے بطور ستون ہے لیکن نامور عیسائی مصنفین اِس عقیدہ سے بیزار ہو چکے ہیں۔ مثلاً Dr. K. Berna نے ایک کتاب "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" لکھی ہے جس کے خلاصہ کے طور پر کتاب کے پبلشر نے لکھا ہے:-

"جدید حیرت انگیز انکشافات مسیحی روایتی عقیدہ کو مخدوش بنا رہے ہیں مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ اس جید عنصری کے گوشت پوست کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اسطرح عہد نامہ قدیم کی پیشگوئیوں کو پورا کرنیوالے ٹھہرے۔"

ایک سابق بشپ جیمس البرٹ پائک تثلیث اور دیگر عیسائی عقائد پر کڑی تنقید کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اب جبکہ لوگ ابھی عیسائیت میں شامل ہیں ہمیں عیسائی عقائد کی اصلاح و تطہیر کر لینی چاہیئے۔ اسی طرح وہ "کرسچین سنچری" میں اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:-

"مَیں یہ بات تحریر میں لانا چاہتا ہوں کہ مَیں مسیح کی پیدائش کو بن باپ نہیں مانتا اور تثلیث کا تصور میرے لئے اپنے آپکو واضح نہیں کر سکا اور مَیں اِس بات پر بھی اعتراض کرتا ہوں کہ نجات صرف اور صرف مسیح ہی کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہے۔"

ہالینڈ کے ریورنڈ جوس آرٹ جو ایک کیتھولک رسالہ کے ایڈیٹر ہیں لکھتے ہیں کہ عیسائیت کیلئے پرانے عقائد کیساتھ چمٹے رہنا سب سے بڑا المیہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم دوبارہ عیسائیت کی تمام بنیادی باتوں کو زیرِ غور لائیں۔

ایک اور کتاب "عیسائی عقائد پر اعتراض" شائع ہوئی ہے جسکے چار مصنفوں میں سے تین پادری ہیں۔ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے TIME نے لکھا ہے:-

"ان کا (مصنفین کا) مقصد یہ ہے کہ موجودہ دنیا کے انسان کیلئے ایک زیادہ پاکیزہ اور انسانی زندگی سے تعلق رکھنے والی عیسائیت پیش کی جائے اور عیسائیت کے مُردہ اعضاء کو کاٹ پھینکنے کیلئے وہ عیسائیت کی بنیادی باتوں کو بھی پوری طرح پرکھنے سے گریز نہیں کرتے۔"

(باقی صـ۱۶ پر)

ایک عیسائی فرقہ "یہوواہ وٹنسز"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر جائزہ اور طریقِ کار پر ایک نظر

(مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل۔ ڈی ہیگ۔ ہالینڈ)

انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں پوپ اور چرچ مذہب عیسوی کے اجارہ دار بنے بیٹھے تھے۔ رومی بادشاہ CONSTANTINE اور اس کی مشرک رعایا کے عیسائیت میں شامل ہو جانے سے اس وقت جو اثرات عیسائی مذہب اور اس کی تعلیمات پر عقیدۂ تثلیث اور ابن اللہ کی قربانی وغیرہ کی صورت میں مترتب ہوئے تھے انہوں نے ابتدائی مسیحی تعلیم کا حلیہ بہت حد تک مسخ کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ خود عیسائی لوگ بھی ان تعلیمات اور عقائد سے بدظن ہونے لگے تھے۔

بعد میں ایک وقت ایسا آیا جبکہ بعض ہوشمند عیسائیوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ پولوس کے بنائے ہوئے نئے عقائد میں اصلاح کی جائے۔ چنانچہ کئی لوگ اس کوشش میں اُٹھ کھڑے ہوئے مگر ان میں سے جس شخص کو ایک نمایاں کامیابی حاصل ہوئی وہ Pastor Russel تھا جو ایک نئے فرقہ کا بانی مبانی ہوا جس کا نام "یہوواہ وٹنسز" ہے۔

PASTOR RUSSEL کا پورا نام CHARLES T. RUSSEL تھا مگر عوام میں PASTOR RUSSEL کے نام سے مشہور تھا۔ یہ شخص ایک کامیاب مصنف، مقرر اور بائیبل کا منادتھا۔ یہ شخص ۱۸۵۲ء میں PITTSBURGH کے مقام پر پیدا ہوا تھا جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ریاست پنسلونیا کا ایک خوبصورت شہر ہے۔ اسکے والد کا نام J. L. RUSSEL تھا

PASTOR RUSSEL کی تعلیم کسی چھوٹے موٹے سکول میں اور چند پرائیویٹ اساتذہ کے ذریعہ واجبی سی ہوئی تھی مگر دماغی طور پر خوب ذہین اور فہیم تھا۔ جب وہ بیس سال کا ہوا تو اس نے اپنے والد کی تجارت میں ہاتھ بٹانا شروع کیا۔ تھوڑے عرصہ بعد ہی اس نے کچھ رقم جمع کر لی اور پھر ایک حصہ دار کے طور پر کام کرنے لگا۔ انہی ایام میں اسکے اندر اچانک ایک تبدیلی پیدا ہوئی اور اس نے یکایک اس تجارت کے کام کو خیرباد کہہ دیا اور اپنا وقت زیادہ سے زیادہ بائیبل کے مطالعہ میں صرف کرنے لگا۔ بائیبل کی تعلیمات کے مطالعہ میں اس کا انہماک اس قدر

بڑھا کہ وہ رات کو بھی دیر تک کتاب مقدس پڑھتا رہتا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ گھر سے نکل کر آنے جانے والے راہگیروں کو روک روک کر خدا تعالیٰ کی محبت کی منادی کرنے لگا۔ ان ایام میں دوسرے عیسائیوں کی طرح جہنم کے دائمی ہونے کا عقیدہ اس کو بھی تسلیم تھا۔ اور وہ بھی جہنم کو دائمی ہی قرار دیتا رہا لیکن ایک بار اچانک اس کو اس بات کا زبردست احساس ہوا کہ اگر بائیبل خدا تعالیٰ کی ذات کو محبت کرنیوالا قرار دیتی ہے تو پھر محبت و اُلفت رکھنے والا خدا تعالیٰ اپنی پیاری مخلوق کو دائمی جہنم کی سزا کس طرح دے سکتا ہے۔ چنانچہ اس کو عیسائیوں کے اس عقیدہ کے غلط ہونے کے متعلق یقین ہونے لگا اور اس نے پہلے سے بھی زیادہ مطالعہ شروع کر دیا۔ آخر وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور اس نے اس بات کا بیڑا اٹھا لیا کہ وہ بائیبل کی صحیح تعلیم کو پھیلانے کیلئے اپنی زندگی وقف کر دے گا۔

یہ زمانہ وہ تھا جبکہ تمام مسیحی دنیا بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح ناصریؑ کی آمدِ ثانی کی منتظر تھی اور ان ایام میں کتاب مقدس کی اس خبر کو پورا ہونا تھا۔ جملہ عیسائی فرقہ جات اپنے اپنے قیاس اور اندازے کے مطابق یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کی تاریخیں مقرر کر رہے تھے جو یکے بعد دیگرے غلط ثابت ہو رہی تھیں مختلف مکاتیب فکر کی طرف سے مندرجہ ذیل طور پر تاریخ مقرر کی گئی :-

۱- انیسویں صدی میں مسیح موعود کے ظاہری اور جسمانی ظہور کے متعلق سب سے پہلی پیشگوئی ۱۸۱۶ء میں ایک شخص WILLAM MILLER نے کی۔ اس نے اپنے اندازہ سے جو اسے مختلف پیشگوئیوں کے مطالعہ کرنے سے حاصل ہوا تھا، کہا کہ مسیح کے ظہور کا وقت ۱۸۴۳-۴۴ء ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲- دوسری پیشگوئی جرمن لوتھر فرقہ کے متحد BENGEL کی تھی۔ اس نے مسیح کے ظاہر ہونے کا سال ۱۸۳۶ء قرار دیا۔

۳- تیسری پیشگوئی انگلستان کے IRVINGITES خیالات کے لوگوں کی تھی۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے کئی سال مقرر کئے مثلاً سب سے قبل مسیح کے ظہور کا وقت ۱۸۳۵ء قرار دیا لیکن جب یہ سال گزر گیا اور انہیں مسیح ظاہر ہوتا نظر نہ آیا تو پھر لٹریچر کا مطالعہ کیا اور کہا کہ دراصل ۱۸۳۸ء ظاہر ہونے کا سال ہے لیکن جب یہ سال بھی گزر گیا تو پھر ان کی طرف سے کہا جانے لگا کہ ۱۸۶۴ء میں تو مسیح کو ضرور ہی ظاہر ہو جانا چاہیئے۔ یہ سال بھی جب خالی گیا تو آخری سال ۱۸۶۶ء مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد ان لوگوں کے دو حصے ہو گئے۔ ان میں سے جو لوگ CUMMING اور ELLIOTT کے مکتب خیال کے تھے وہ تو ہمت ہار کر بیٹھ گئے اور ہمیشہ کے لئے چپ سادھ لی مگر ان کے دوسرے ساتھی جو BREWER اور DECKER مکتب خیال کے تھے انہوں نے نیا سال مقرر کرتے ہوئے ۱۸۷۰ء میں مسیح کا ظاہر ہونا قرار دیدیا۔ آخر جب اس سال میں بھی مسیح ظاہر نہ ہوا تو پھر خاموشی اختیار کر لی۔

یہ تو ان عیسائی فرقہ جات کا حال تھا جو یورپ اور امریکہ میں موجود تھے لیکن دوسری طرف ملک روس میں بسنے والے عیسائی فرقے بھی اپنے اپنے اندازہ کے مطابق مسیح کے ظاہر ہونے کے بارہ میں پیشگوئیاں کر رہے تھے۔ ان میں سے MENONITE کے خیالات کے لوگوں نے صرف ایک ہی سال مقرر کیا اور وہ ۱۸۸۹ء تھا۔ (JEHOVAH'S WITNESSES IN DIVINE PURPOSE PAGE 14)

یہاں یہ یاد رہے کہ یہ عجیب اتفاق تھا کہ ان تمام فرقوں کی طرف سے جو پیشگوئیاں کی گئیں وہ قریباً سب کی سب ہی درست ثابت ہو رہی تھیں لیکن اپنی بدقسمتی سے اور اس غلطی کی وجہ سے کہ جو وہ اسی پرانے مسیح ناصری کو دوبارہ آتے دیکھنا چاہتے تھے مسیح موعود کے ظہور کے باوجود اس کو نہ پہچان سکے۔

جملہ پیشگوئیاں جو ظہور مسیح کے متعلق کی گئی تھیں وہ ۱۸۳۵ء سے لیکر ۱۸۸۹ء تک تھیں اور اس عرصہ میں بفضلہ تعالیٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پیدا ہو چکے تھے جبکہ آپ کا سن پیدائش ۱۸۳۵ء ہے۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے حکم پاکر اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اپنی کتاب "سلسلہ احمدیہ" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر جب ۱۸۸۸ء کا آخر آیا تو آپ نے خدا سے حکم پاکر بیعت کا اعلان فرمایا۔ اور پہلے دن کی بیعت میں جو مارچ ۱۸۸۹ء میں بمقام لدھیانہ ہوئی چالیس افراد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ اور اخلاص اور اطاعت کا عہد باندھا۔"

گویا انگلستان کے IRVINGITES خیالات کے لوگوں اور روسی MENONITE مکتب فکر کے لوگوں کی پیشگوئیاں ہر طرح درست تھیں لیکن جس طرح یہودیوں کو ایلیا کے دوبارہ آنے کے بارہ میں غلط فہمی ہوئی اور وہ مسیح ناصری کو نہ پہچان سکے بلکہ پہلے ایلیا کا ظاہر ہونا بیان کرتے رہے جو اپنی بیل گاڑی سمیت آسمانوں پر جا بیٹھا تھا اور اس نے پہلے آسمان سے اترنا تھا اور پھر مسیح نے ظاہر ہونا تھا۔ انہوں نے اتنا نہ سمجھا کہ پیشگوئیوں میں بہت سی باتیں تمثیلی زبان میں بیان ہوتی ہیں، حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے ان کو بہتیرا سمجھایا کہ ایلیا تو یوحنا کے روپ میں آچکا لیکن وہ اسی ایلیا کے ظہور پر اڑے رہے۔ جو ان کے عقیدہ کی رو سے آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا۔ اسی طرح عیسائی حضرات کو مسیح کی آمد ثانی کے بارہ میں مغالطہ ہوا کیونکہ یہ لوگ بھی اسی مسیح کا دوبارہ ظاہر ہونا قرار دیتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۵۷۰ سال قبل فلسطین کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا۔ عجیب بات یہ ہے کہ انہوں نے مسیح کی ایلیا نبی کے ظاہر ہونے کی تشریح سے بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ Pastor Russell نے جب جملہ پیشگوئیوں کو جو ظہور مسیح موعود کے بارہ میں کی گئی تھیں غلط جاتے دیکھا تو وہ یہ سوچنے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجبور ہو گیا کہ دراصل لوگوں کو پیشگوئی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے جبکہ وہ مسیح کے ظہور ثانی کو جسمانی رنگ میں دوبارہ آنا قرار دے رہے ہیں حالانکہ اس سے مراد غیر مرئی رنگ میں آنا ہے اور اس کی تائید میں اس نے بائیبل سے مختلف حوالہ جات بھی نکال لئے اور ان خیالات کا پرچار کرنے لگا۔ لوگ جو پہلے ہی پیشگوئیوں کے خالی جانے سے مایوسی میں پڑتے جا رہے تھے اس نئے خیال کو پسند کرنے لگے۔ آخر ۱۸۷۹ء میں PASTOR RUSSEL نے ایک نئی سوسائٹی کی بنیاد رکھی اور اس کا نام "THE WATCH TOWER AND TRACT SOCIETY" رکھا۔

یہ چھوٹا سا گروہ کسی معین مقام پر جمع ہونے لگا اور بائیبل کا مطالعہ کیا جانے لگا۔ آخر Pastor Russel اس نتیجہ پر پہنچا کہ عیسائی مذہب میں تثلیث کا عقیدہ بعد کی پیداوار ہے — کتاب مقدس میں اس کا کہیں بھی واضح طور پر ذکر نہیں۔ بائیبل صرف اور صرف خدائے واحد کا عقیدہ پیش کرتی ہے جس کے لئے JEHOVAH کا لفظ آتا ہے اور اس سے مراد خدا باپ ہے۔ مسیح اور روح القدس خدا تعالیٰ سے پیدا شدہ ہیں لیکن خدا نہیں ہیں۔ باپ کے بعد مسیح کا درجہ ساری کائنات میں سب سے بڑا ہے گویا اُسے باپ نے خود پوپ اعظم مقرر کیا ہے اسی لئے وہ اس کا بیٹا ہے۔ اسی طرح وہ گناہوں کی وراثت کا بھی قائل تھا۔ مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت اور اس سے گناہوں کی نجات کے عقیدہ میں بھی یقین رکھتا تھا اور اس کے ماننے والے بھی یہی خیالات رکھتے ہیں۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا کام بڑھتا گیا۔ آخر ۱۸۹۱ء میں Pastor Russel نے امریکہ کی ریاست پنسلونیا سے باہر نکل کر کام شروع کر دیا اور مختلف شہروں کا دورہ کرتے ہوئے لیکچر دیئے اور لوگوں کو اپنی جماعت میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ لوگ جو پہلے ہی عیسائیت کی بے سروپا تعلیم سے بیزار تھے اس کے ساتھ شامل ہونے لگے۔ آخر ۱۸۹۳ء میں امریکہ کے عالی شان شہر شکاگو میں سب سے پہلا بڑا اجتماع ہوا۔ جسے Pastor Russel نے خطاب کیا۔ ۱۹۰۰ء میں کام مزید بڑھایا گیا اور امریکہ سے باہر قدم رکھا۔ چنانچہ یورپ میں سب سے پہلا برانچ آفس لندن میں کھولا گیا۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۱۶ء کو Pastor Russel کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد لیڈرشپ کے لئے خوب کشمکش ہوئی جو ایک سال تک جاری رہی۔ اس دوران تین افراد پر مشتمل ایک بورڈ کام کی نگرانی کرتا رہا۔ آخر اس جماعت کی قیادت جماعت کی ایک قابل شخصیت Mr. J. F. Rutherford کے ہاتھ آئی۔ (باقی)

مضمون نگار حضرات

ورق کے صرف ایک طرف لکھیں۔ حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور خوشخط لکھیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

——— (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ہم قلب و نظر میں لئے پھرتے ہیں بہاریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم کوچہ بہ کوچہ جو ترا نام پکاریں
کچھ لوگ تو ایسے ہوں کہ پتھر ہمیں ماریں

ہر دعویٰ خود دار ہے منصور کا دعویٰ
وہ دار پہ لٹکائیں کسے، کس کو اتاریں

کانٹوں کا جنہیں غیر نے پہنایا ہے اک تاج
اے کاش کہ اپنے انہیں پھولوں سے نہ ماریں

تاریکیٔ شب میں وہ تری چشمِ نوازش
ہم قلب و نظر میں لئے پھرتے ہیں بہاریں

یہ دونو جہاں خوب ہیں خوشتر بھی ہیں لیکن
تُو آ کہ تری یاد کا ہم صدقہ اتاریں

دل آنکھ سے ٹپکا ہے بایں خواہش و اُمید
یہ خون کے قطرے رُخِ دُنیا کو نکھاریں

احسان ہی احساں ہے نسیم اُن کا بہرحال
وہ درد مٹائیں کہ نیا درد اُبھاریں

نائب وزیر محکمہ اطلاعات عامّہ کی زیرِ صدارت

منروویا۔ لائبیریا میں سیرۃ النبیؐ کا کامیاب جلسہ

(مکرم مبارک احمد صاحب ساقی)

مغربی افریقہ کے دیگر ملکوں کی طرح لائبریا میں بھی عید میلاد بہت اہتمام سے منائی جاتی ہے جس کا طریق یہ ہے کہ عید میلاد کی شام کو لوگ ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور ساری رات محفل لگی رہتی ہے۔ وعظ خورونوش کے علاوہ بعض دفعہ یہ محفل ڈانس کی صورت بھی اختیار کر جاتی ہے۔

امسال عید میلاد ماہ جون کی ۹ر تاریخ کو منائی گئی۔ اس مناسبت سے ہماری جماعت نے اس روز سیرۃ النبیؐ کے ایک جلسہ کا اہتمام کیا۔ چونکہ تقریب کے اختتام پر مشروبات کا بھی انتظام تھا اسلئے جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوتی کارڈ جاری کئے گئے۔ ڈیڑھ صد سے زائد احباب جلسہ میں حاضر ہوئے۔

جلسہ کی صدارت یہاں کے ڈیپارٹمنٹ آف انفارمیشن کے نائب وزیر بائی ٹی مور (HON. BAI. T MOORE) نے کی۔ انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں جلسہ کے اہتمام پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان دنوں دنیا میں موجودہ بدامنی، خانہ جنگی، فسادات، فواحشات کی کثرت، لوٹ مار اور قتل و غارت کو جب انسان دیکھتا ہے تو بے اختیار اس کے دل سے یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ آخر دنیا کو کیا ہو گیا ہے، نیکی بدی کی تمیز کہاں چلی گئی، اخلاقی قدریں اور روحانی تعلیمات کہاں کھو گئیں؟ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہی وہ وقت ہے جب ہمیں آنحضرت صلعم جیسے روحانی رہنماؤں کی تعلیمات کو اپنانا چاہیئے اور یہی وہ وقت ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے فرستادوں کی کہی گئی باتوں پر عمل کئے بغیر ہلاکت سے نجات نہ ہو گی۔ آپ نے کہا کہ اس قسم کے جلسے ایک بار نہیں بلکہ متعدد دفعہ منعقد کئے جائیں تا دنیا میں روحانیت بڑھے اور بربریت کا اختتام ہو۔

اس سے قبل ہماری جماعت کے جنرل سیکرٹری مسٹر عبدالغنی ولیم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلعم کا یوم میلاد مختلف ممالک میں مختلف طریقوں سے منایا جاتا ہے بعض دفعہ حد اعتدال سے بڑھ کر ایسے مواقع پر بعض غیر اسلامی حرکات بھی دیکھنے میں آتی ہیں لیکن ہماری جماعت اس بات کی قائل ہے کہ ہمیں اپنے تمام اعمال میں صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنی چاہیئے اور ہمیں ہر ایسی بات سے بچنا چاہیئے جو بدعت ہو لہٰذا ہم نے مناسب سمجھا کہ عید میلاد کے موقعہ پر کسی قسم کی غیر اسلامی محفل کی بجائے ایسی تقریب منعقد کی جائے جس میں آنحضرت صلعم کے شمائل بیان کئے جائیں اور حضورؐ کے ذریعہ سے آئی ہوئی شریعت پر عمل کی تلقین کی جائے۔

آپ کے بعد الفا علی سومارے (ALFA ALI SUMARE) نے مینڈنگو زبان میں "آنحضرت صلعم عورتوں کے نجات دہندہ" کے موضوع پر تقریر کی جس میں مختلف احادیث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قرآنی آیات سے ثابت کیا کہ حضورؐ نے عورتوں کو وراثت کا حقدار قرار دیکر سوسائٹی میں عورتوں کو مردوں کے برابر لا کھڑا کیا جبکہ اسلام سے قبل کسی مذہب میں بھی عورت کو ایسے حقوق حاصل نہ تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری تقریر عربی زبان میں الحاج عبداللہ شریف نے کی۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلعم سے قبل تمام انبیاء بعض خاص قوموں کے لئے اور مخصوص اوقات کے لئے مبعوث ہوتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو دائمی شریعت دیکر بھیجا اور فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخسرین۔ اب اسلام ہی آخری مذہب ہے اور اسی کی پیروی میں تمام دنیا کی نجات ہے۔

تیسری تقریر خاکسار نے "موعود رسول" کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے بائیبل کے مختلف حوالجات پیش کئے اور بتایا کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل یہودی اور نصرانی لوگ ایک رسول کی آمد کے منتظر تھے اس موعود رسول کے بارہ میں بائیبل نے بہت وضاحت سے خبر دی ہے اور بتایا ہے کہ وہ عرب میں پیدا ہوگا۔ دائمی شریعت لائیگا۔ اسکو الہامی کتاب دی جائیگی۔ دشمن اس کا مقابلہ کرینگے بالآخر یہ رسول غالب آئیگا اور دس ہزار مقدسین اسکے ساتھ ہونگے۔ خاکسار نے مزید بتایا کہ بائیبل میں موعود رسول کے بارہ میں جو علامات موجود ہیں وہ آنحضرت صلعم کے علاوہ کسی بھی اور رسول میں نہیں پائی جاتیں لہذا وہ لوگ جو بائیبل کو اپنی مذہبی کتاب تسلیم کرتے ہیں انکے لئے ضروری ہے کہ آنحضرتؐ کی رسالت پر ایمان لائیں اور اسلام قبول کریں۔

خاکسار کے بعد عربی سکول کے طلباء نے عربی زبان میں سوال وجواب کا بہت ہی دلچسپ پروگرام پیش کیا۔ آخر میں طلع البدر علینا من ثنیات الوداع خوش الحانی سے پڑھکر سنائی جس سے حاضرین بہت ہی محظوظ ہوئے۔

مسلم کانگرس آف لائبیریا کے اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مسٹر A.B. Kawal نے "آنحضرت صلعم کی سیرۃ طیبہ" کے موضوع پر انگریزی میں ایک مقالہ پڑھا۔ آپ نے آنحضرتؐ کی بعثت سے قبل عربوں کے عہد جہالت کا بالتفصیل ذکر کرنیکے بعد آنحضرت صلعم کے ذریعہ پیدا ہونے والے روحانی انقلاب پر روشنی ڈالی۔ یہ مضمون بہت ہی پسند کیا گیا اور یہاں کے ایک لوکل اخبار نے دو قسطوں میں شائع کیا۔

آپکے بعد ہمارے ایک احمدی نوجوان عبدالوہاب (جو یونیورسٹی آف لائبیریا کے طالبعلم ہیں) نے انگریزی اور عربی دونوں زبانوں میں آنحضرت صلعم کو خراج عقیدت پیش کیا۔

آخری تقریر یوروبا زبان میں مسلم کانگرس اور لائبیریا کے جنرل سیکرٹری مسٹر M.A. Williams نے کی۔ انہوں نے بتایا کہ آنحضرتؐ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دائمی اور ہمیشہ رہنے والی شریعت عطا کی ہے لیکن یہ شریعت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے کہ ہم خود اسپر عمل کریں اور اس تعلیم کو دوسرے لوگوں تک پہنچائیں۔ اس کام کیلئے ہمیں قربانی کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگ درکار ہیں جو اپنا وقت نکال کر تبلیغ اسلام کریں ورنہ شریعت بیشک ہمارے پاس ہوگی لیکن یہ ایک ایسی بند کتاب کی طرح ہوگی جسکو سمجھنے والا کوئی نہ ہوگا۔

مسٹر وائی کمارا نے پروگرام کے اختتام پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔

مشروبات کے بعد محکمہ انفارمیشن کی طرف سے تین فلمیں دکھائی گئیں۔ اس جلسہ کا ذکر تمام اخبارات میں ہوا۔ ایک اخبار نے تصاویر بھی شائع کیں۔

ایک واقعہ

اوویین (Iwopin) نائیجیریا میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ خاکسار جب پہلی دفعہ لیگوس سے باہر تبلیغی دورہ پر گیا تو ایک مقامی مبلغ، الفا اے۔بی۔ ڈمالائ کے ساتھ اوویین بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے اگرچہ نائیجیریا پہنچے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا لیکن محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم جو اُن دنوں نائیجیریا میں مبلغ انچارج تھے کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق خاکسار نے مقامی زبان YORUBA کی چند ایک ابتدائی کتب پڑھ لی تھیں اور یوروبا زبان کی بائیبل کا بھی مطالعہ کر لیا تھا۔ چنانچہ خاکسار یوروبا بائیبل اپنے تبلیغی لیکچروں میں عام طور پر استعمال کرتا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح مفید ثابت ہوتا ——— اس سے خاکسار کے لیکچروں میں لوگوں کی دلچسپی میں بھی اضافہ ہوتا تھا ———

اوویین میں خاکسار نے ایک شام (کھلی فضاء کے لیکچر اکثر مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد ہوتے تھے) اپنی تقریر میں بائیبل کے محرف و مبدل ہونے کا ذکر کیا اور سامعین کو بتایا کہ انگریزی بائیبل اور یوروبا بائبل ایک دوسرے سے کئی مقامات پر اختلاف رکھتی ہیں۔ جونہی میں نے یہ بات کہی ایک عیسائی نوجوان نے کہا "کوئی ایک حوالہ؟"

خاکسار نے حوالے کا ذکر کیا لیکن اُس روز میری یوروبا بائیبل میرے ساتھ نہ تھی اس لئے میں نے صرف حوالہ بتانے پر اکتفا کیا۔ وہ نوجوان کہنے لگا میں ابھی اپنے گھر سے یوروبا بائیبل لاتا ہوں۔ اور وہ دوڑ کر گھر سے یوروبا بائبل لے آیا۔ حوالہ نکالا تو وہ انگریزی بائبل کے مطابق تھا۔ وہ بڑا خوش ہوا اور اس کے ساتھی سامعین بھی بڑے خوش ہوئے۔ خاکسار کو کسی قدر حیرت تو ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے فوراً ایک بات سمجھائی۔ میں نے اُس نوجوان سے پوچھا۔

"یہ بائبل کب چھپی تھی؟"

"۱۹۳۰ء میں"

"خوب۔ تو کیا آپ کے پاس ۱۹۴۵ء کا ایڈیشن بھی ہے؟"

"ہاں ہے۔ میں وہ بھی لاتا ہوں"

اس کا خیال تھا کہ ان دونوں میں بھلا کیا فرق ہو سکتا ہے، وہ جلدی سے بائبل اُٹھا لایا اور مجمع میں آکر جھٹ سے بائبل کھول کر بغیر حوالہ دیکھے مجھے پکڑا دی۔ میں نے جو دیکھا تو بات وہی تھی جو میں نے کہی تھی۔ یہاں انگریزی بائبل اور یوروبا بائبل کا آپس میں اختلاف تھا۔ میں نے یہ اختلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامعین کے سامنے پیش کرتے ہوئے اُن سے کہا "مَیں تو سمجھتا تھا کہ انگریزی بائبل اور یورو با بائبل کا آپس میں اختلاف ہے لیکن آج یہاں پتہ چلا کہ یورو با بائبل کا ایک ایڈیشن دوسرے ایڈیشن سے مختلف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب ہمیشہ بدلتی رہی ہے اور ہمیشہ بدلتی رہے گی لیکن قرآنِ مجید نہ کبھی بدلا ہے اور نہ کبھی بدلے گا۔"

میرے مُنہ سے یہ الفاظ سُنتے ہی مسلمان احباب نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فضا گونج اُٹھی۔

جو نوجوان بائبل لے کر آیا تھا وہ مجھ سے جلدی سے بائبل پکڑتے ہوئے اپنا سا مُنہ لے کر واپس چلا گیا۔ بعض مسلمان طلباء اُس سے کہہ رہے تھے "بھائی ٹھہرو ابھی کہاں جاتے ہو ابھی تو ایک اَور حوالہ آپ کو دکھایا جائے گا۔" (نسیم سیفی)

آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

(بقیہ ۵ صـ)

اِس قسم کی متعدد مثالیں موجود ہیں لیکن اِس جگہ بغرض اختصار صرف بطور مثال چند حوالے ہی درج کئے گئے ہیں جن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کروٹ بدل چکی ہے۔ عیسائیوں کے غیر فطری خود ساختہ عقائد دنیا کے لئے ناقابلِ برداشت بوجھ اور فرسودہ رسمیں بن کر اسلام کی متوازن فطری تعلیم کے لئے جگہ خالی کر رہے ہیں +

● گزشتہ دنوں ایک مشہور عیسائی مناد "اورل رابرٹ" اپنے اٹھارہ ساتھیوں کے ساتھ ایک خاص تبلیغی مہم پر کینیا گئے۔ مکرم مولانا نثار ما صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعا کے ذریعہ نشان نمائی کی دعوتِ مقابلہ اسکے سامنے پیش کی۔ اسکے متعلق وہاں کا ایک مشہور اخبار "ڈیلی نیشن" لکھتا ہے:-

"کینیا میں احمدیہ مسلم مشن کے انچارج مولانا عبدالکریم شرما صاحب نے ایک اثر انگیز خط نشان نمائی کے لئے دعویدار پادری اورل رابرٹ کے نام لکھا تھا۔ انہوں نے ایک نقل ہمیں بھی بھجوائی ہے۔ خط میں روحانی مقابلہ کا چیلنج تھا۔ جواب لینے کیلئے جب ہم ہوٹل میں گئے تو انہوں نے ملنے سے انکار کر دیا۔" رپورٹر کے مزید اصرار پر کہا کہ:-

آپ خواہ مخواہ انہیں ذلیل کرنے پر آمادہ ہیں۔"

(بحوالہ الفضل ۲۵ ظہور ۱۳۴۷ ہش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے خریداروں سے!

۱۔ اگر آپ کے پرچہ پر واجب الادا کی مُہر لگی ہوئی ہے تو مہربانی فرما کر جلد از جلد ماہنامہ کا سالانہ چندہ ارسال فرمائیں تاکہ پرچہ آپ کے نام جاری رکھا جا سکے۔

۲۔ تحریک جدید کی کارکردگی کی وسیع پیمانے پر اشاعت کیلئے آپ اِس پرچے کے مزید خریدار مہیا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

۳۔ ماہنامہ کے سالانہ چندہ کی رقم اپنی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو اپنے دیگر چندوں کے ساتھ ادا کر کے ہمیں اطلاع فرما دیں تاکہ بلا تاخیر اس رقم کا اندراج ہو سکے۔

مینجنگ ایڈیٹر

شذرات

پوپ کے اختیارات ـــــ احتجاج کی زد میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ شمارہ میں ہم نے "اقدار کی پختہ دیواریں" کے عنوان سے کیتھولک عیسائیوں کے پوپ کی اس ذہنی کشمکش کا ذکر کیا تھا جس سے برتھ کنٹرول کے متعلق اپنے خیالات کے اظہار کے سلسلہ میں وہ دوچار ہیں۔ اس شذرہ کو ہم نے یوں ختم کیا تھا:۔

"کہا جاتا ہے کہ پوپ کا ارادہ یہی ہے کہ وہ اپنا بیان ضرور شائع کرینگے اور کیتھولک عیسائیوں کو مجبور کرینگے کہ ان کے ساتھ ہمخیال ہو کر برتھ کنٹرول کو ناجائز سمجھیں لیکن وہ ایسا کب کریں گے یہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اور اگر وہ ایسا کر بھی دیں تو ایک دفعہ اس بیان کو واپس لینے سے پوپ کے متعلق اس نظریہ کہ ان کی ہر بات غلطی سے پاک ہوتی ہے زبردست دھکا لگ چکا ہے۔"

پوپ نے اپنا بیان جاری کر ہی دیا ہے، اور برتھ کنٹرول کو ـــــ چاہے کسی طریق ہی سے کیوں نہ ہو سوائے قدرتی وقفوں کے ـــــ ناجائز قرار دیدیا ہے۔ لیکن ہوا وہی کچھ جس کے خطرے کا ہم نے اظہار کیا تھا۔

ٹائم (TIME) نے جو امریکہ سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے ۹ اگست ۱۹۶۸ء کی اشاعت میں اس موضوع پر ایک بھرپور مضمون سپردِ قلم کیا ہے جس کا عنوان ہے "پوپ اور برتھ کنٹرول ـــــ کیتھولک اختیارات میں"، اور مضمون یوں شروع ہوتا ہے۔

"روم بول پڑا ہے۔ اس لئے اب اس معاملہ کو ختم سمجھا جائے"۔ یہ ایک بہت پرانی کہاوت ہے لیکن اب یہ کہاوت درست ثابت نہیں ہوتی۔"

یعنی پوپ نے اپنا بیان تو جاری کر دیا ہے اور اگرچہ پرانی کہاوت کے مطابق سمجھا یہ جانا چاہیئے کہ معاملہ ختم ہو گیا ہے اور ہر کیتھولک عیسائی سرِ تسلیم خم کر دیگا لیکن ایسا نہیں ہوا۔

ہر طرف سے احتجاج کی آوازیں اٹھ رہی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بہت سی باتیں خاص طور پر اس زمانے کے لئے مقدر تھیں۔ یہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اور یہی وہ وقت ہے جب عیسائیت نے اپنے انتہائی عروج پر پہنچ کر زوال پذیر ہونا تھا۔ اب صرف عیسائی عقائد کی کھلم کھلا تردید ہو رہی ہے ـــــ اور اس سلسلہ میں بڑے بڑے پادری پیش پیش ہیں ـــــ بلکہ عیسائی اختیارات کی مرکزی حیثیتیں بھی کھوکھلی دیوار کی طرح گر رہی ہیں۔

دُعا سے گریز

تمام انبیاء دُعا کے ذریعہ تعلق باللہ کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ وہ دعائیں مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دُعائیں سُنتا ہے اور دیکھنے اور سُننے والے اس سے متاثر ہوتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو بھی اِس طرح ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انکا تعلق بھی ان کے خالقِ حقیقی سے قائم ہو جائے۔

انبیاء علیہم السلام اپنے ماننے والوں کو بھی اِس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ وہ اپنی ہر ضرورت اپنے خدا کے سامنے پیش کریں اور اس سے دعائیں کریں کہ وہ ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے از خود انتظام فرمائے اور انہیں کسی اور کا دست نگر نہ ہونے دے۔ وہ یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ جب دعائیں قبول نہ ہوں یا دعا کرنے کو انسان کا دل ہی نہ چاہے تو یہ بات اللہ تعالیٰ سے انقطاع تعلق پر دلیل ہوتی ہے۔

حال ہی میں ایک عیسائی پادری "رابرٹ اورل" کو مشرقی افریقہ میں احمدیہ جماعت کینیا کے مبلغ انچارج نے دعا کی دعوتِ مقابلہ دی تو اس نے میدان میں آنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ واقعہ اپنی قسم کا پہلا واقعہ نہیں ——— اور نہ ہی یہ آخری واقعہ ہوگا ——— ہر موقعہ پر عیسائی حضرات دعا کی دعوتِ مقابلہ کا جواب گریز بلکہ صریح انکار سے دیتے ہیں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان کا انقطاع باللہ اب کوئی ڈھکا چھپا راز نہیں ہے۔

تحریکِ جدید کی خبریں (از صفحہ ۲۰)

ثابت ہوئے۔ کم و بیش چار ہزار افراد نے بڑی دلچسپی سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

○

نائیجیریا کے سیاسی حالات کی خرابی اور بدامنی کے پیشِ نظر مکرم فضل الٰہی صاحب انوری نے تمام احمدیہ جماعتوں کو ایک نفلی روزہ رکھنے اور جمعہ کی نماز میں قیامِ امن و استحکامِ وطن کیلئے دعا کی تحریک کی۔ یہ تحریک اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ ملک بھر میں خطبہ نشر ہوئی اور ہر جگہ کے لوگوں نے خاص طور پر دعائیں کیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفِ زندگی طلبہ کا انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقفِ زندگی طلبہ کا انٹرویو انشاء اللہ مورخہ ۱۶ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۶۸ء صبح ۷½ بجے دفتر وکالتِ دیوان میں لیا جائیگا۔ داخلہ کیلئے میٹرک پاس ہونا شرط ہے ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ جو نوجوان اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر وکیل الدیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

ایڈیٹر کے نام ایک خط

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ذیل میں مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کے حالیہ دورۂ مغربی افریقہ سے متعلق ان کا ایک خط پیش کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قارئین کرام کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگا۔

مکرم و محترم مولانا سیفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خاکسار بخیریت لائبیریا، سیرالیون اور گھانا کے دورہ سے واپس آگیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ بے حد کامیاب رہا۔ اخبارات کے کچھ کٹنگ بھجوا رہا ہوں۔

لائبیریا میں ایئرپورٹ پر سینکڑوں مسلمان استقبال کیلئے موجود تھے۔ یہاں پر ٹیلی ویژن پر خاکسار appear ہوا۔ مسلمانانِ لائبیریا کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں خاکسار نے تقریر کی۔ اس تقریب میں پریذیڈنٹ صاحب بھی شامل ہوئے اور تقریر کی۔ برطانوی سفیر بھی موجود تھے۔ خطبہ جمعہ خاکسار نے مسجد احمدیہ منروویا میں دیا۔ منروویا سے باہر کی ایک احمدی جماعت کو ملنے گئے۔ ان کے اخلاص کو دیکھکر بہت متاثر ہوا۔ مکرم ساقی صاحب کا اثر و رسوخ کافی ہے۔ اخبارات اور ریڈیو پر خاکسار کے جانے کا کثرت سے تذکرہ ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ کا بھی خوب موقع ملا۔ مسلمانانِ لائبیریا کے ایک اجلاس سے خاکسار نے خطاب کیا۔ اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔

گھانا میں خاکسار نے اکرہ میں خطبہ جمعہ دیا۔ کماسی میں دو تقاریر کیں۔ اکرہ اور سالٹ پانڈ میں جماعت کو خطاب کیا۔ ایک پریس کانفرنس کو خطاب کیا اور کئی دیہات میں جماعتوں سے جا کر ملے۔ یہاں کی تنظیم کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ گھانا کی تنظیم اور تربیتی نظام اور لوگوں کا اخلاص ایسا ہے کہ طبیعت وجد میں آگئی۔ خصوصاً جامعۃ المبشرین سالٹ پانڈ کو دیکھ کر تو بے حد خوشی ہوئی۔ ۱۴ نوجوان زیر تعلیم ہیں۔ شکلوں سے ہونہار نظر آتے تھے۔ خاکسار نے ان کو خطاب بھی کیا۔ یہ انشاء اللہ ان ممالک میں تبلیغ اسلام و احمدیت کے لئے زبردست مضبوط ستون ثابت ہوں گے۔ مساجد جو ۱۶۵ کی تعداد میں ہیں سب پختہ، خوبصورت اور وسیع ہیں۔ فالحمد للہ۔ لوکل مشنری حضرات سے بھی ملاقات ہوئی۔

سیرالیون میں اپنے سیکنڈری سکولوں کا طبیعت پر بہت اثر ہوا۔ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر کے کام اور حسنِ کارکردگی کا لوگوں پر اثر دیکھا اور اُن کی تعریف سنی۔

بہرکیف یہ دورہ خاکسار کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔ نائیجیریا جانا تھا لیکن مکرم انوری صاحب نے لکھا کہ حالات سازگار نہیں ہیں اسلئے نہ جا سکا۔

دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید ربوہ

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فلسفہ اور اقتصادیات کے ماہر Dr. L. Foldesy جو ایک عرصہ سے قرآن مجید کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کر رہے تھے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے ہیں۔ آپ نے قرآن مجید کے مطالعہ کے بعد اپنے ایک خط میں لکھا:۔

"جوں جوں میں قرآن مجید کا مطالعہ کرتا ہوں مجھے اس میں فلسفہ کے اہم نکات و مسائل ملتے ہیں۔"

○

جماعت احمدیہ کے زیر انتظام منعقد ہونے والی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے سابق نائب وزیر اعظم حکومت سیرالیون جناب سنوسی مصطفیٰ نے کہا:۔

"جماعت احمدیہ جس رنگ میں اسلام کی خدمت کر رہی ہے نہ صرف سیرالیون میں بلکہ دنیا کے ہر خطہ میں وہ بے مثال ہے"

اپنی تقریر میں سنوسی صاحب نے پاکستان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"باوجود ایک نیا ملک ہونے کے اس نے بہت ترقی کی ہے اور اسلام کے لحاظ سے بھی اس ملک کو دیگر ممالک پر فوقیت حاصل ہے اور اس کی زندہ مثال احمدی مبلغین ہیں جو باوجود حالات کے ناموافق ہونے کے اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہوئے دُور دراز علاقوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔"

○

مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر کی رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے Kitanga کے مقام پر ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس جماعت میں اس قصبہ کے امام اور نائب امام بھی شامل ہیں۔ جماعت کی تعداد تیس تک پہنچ چکی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عنقریب مزید ترقی بھی متوقع ہے۔

○

مورو گورو میں ایک نمائش کے موقعہ پر مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے مقامی جماعت کی مدد سے ایک سٹال لگایا جس میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو مختلف دیدہ زیب چارٹوں اور نقشوں وغیرہ کے ذریعہ ظاہر کیا گیا تھا۔ اسلامی لٹریچر بالخصوص قرآن مجید مختلف زبانوں میں تراجم بھی لوگوں کی توجہ کا مرکز (باقی ۱۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حافظ سیّد مختار احمدؐ صاحب شاہجہان پوری

صحابی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

"میں "تریاق سلیمانی" ایک مدّت سے استعمال کر رہا ہوں اور مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں ہمیشہ اسکی ایک شیشی اپنے پاس رکھتا ہوں۔ یہ میرے نزدیک امراضِ معدہ کیلئے بہت مفید اور خوش ذائقہ دوا ہے۔"

★

حضرت چوہدری غلام مہدی صاحب صحابی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۹۶ ضلع لائل پور تحریر فرماتے ہیں :-

"مجھے تبخیر معدہ کی شکایت عرصہ بیس سال سے چلی آتی تھی۔ گزشتہ سال آپکی تیار کردہ "تریاق سلیمانی" استعمال کی مجھے خداوکریم کے فضل وکرم سے کلّی طور پر آرام آگیا ہے۔ ممنون ہوں۔ تبخیر معدہ کے اور کئی مریضوں کو بھی بتا دیتا ہوں تاکہ دوستوں کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی دوائی سے صحت عطا کرے۔ آمین"

تریاق سلیمانی :- بدہضمی۔ تبخیر معدہ۔ ہیضہ۔ متلی۔ قے اور درد شکم کیلئے تریاق ہے۔ ایک شیشی گھر اور سفر میں اپنے پاس رکھیے اور فوری ضرورت کے وقت فائدہ اٹھائیے۔ قیمت چھوٹی شیشی ایک روپیہ۔ درمیانی شیشی دو روپے۔ بڑی پلاسٹک بوتل چھ روپے

فرگرینٹ انٹی پمپل کریم :- چہرے کے کیل۔ پھنسیاں اور داغ دُور کرنے کیلئے مفید اور مجرّب کریم ہے۔ قیمت تین روپے

نور لوشن :- داغ۔ دھبّے۔ کیل۔ چھائیاں اور خشکی دُور کرکے چہرے کو ملائم، خوبصورت اور پھول کی طرح شگفتہ بناتا ہے۔ قیمت دو روپے۔

شانتی کیشول :- اٹھرا کے مایوس مریضوں کے لئے اُمید کی کرن ہے۔ سیلان الرحم، کمزوری رحم۔ جسمانی کمزوری اور کئی خون کے لئے۔ قیمت ایک ماہ کیلئے ۵۰ - ۷

منسوم کارڈیل :- بے قاعدگی ایام۔ سیلان الرحم۔ ورم رحم۔ اسقاط اور اٹھرا کیلئے۔ فی پونڈ ۵۰/ ۷ -

نوٹ :- شانتی کیشول اور منسوم کارڈیل کے متعلق لٹریچر اور فہرست مرکبات خط لکھ کر طلب فرمائیں نیز اپنی طبّی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے اور خالص اجزاء واجبی قیمت پر نسخہ جات بنوانے کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ یونانی پریکٹیشنر المنار دواخانہ

بالمقابل الکیمسٹ گولبازار ربوہ

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جڑاؤ و سادہ سٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ۔ دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

مفت مفت

"ہومیو انجکشن ڈاکٹر"

رجسٹرڈ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے لئے ہر قسم کے انجکشن ۵ سی سی وائلوں میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ "ہومیو انجکشن ڈاکٹر" نامی کتاب اور فہرست پیٹنٹ انجکشنز مفت طلب کیجئے۔

مینجر ایچ۔ پی۔ فارمیسی دھوریہ

(کھاریاں) گجرات

بفضلِ خدا تعالیٰ ان بیماریوں سے شفا حاصل کریں

بواسیر خونی ہو یا بادی، مسّے اندر ہوں یا باہر، دمہ، پرانا بخار، پتھری ریت، جوڑوں کا درد، اولاد نہ ہونا، جسمانی کمزوری، دماغی و اعصابی کم طاقتی کا بہترین علاج طلب فرمائیں

مفت

خط لکھ کر کتاب "آب حیات" منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیں!

چشتیہ دواخانہ شیرو

ڈاکخانہ جام پور۔ ضلع ڈیرہ غازی خان

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر۔ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی - سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، یا کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سرمہ خورشید

دھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ جنرل ربوہ۔ فون ۳۴

نورِ فطرت

نسیم سیفی کی دینی اور قومی

نظموں کا مجموعہ

قیمت صرف ایک روپیہ

مع محصول ڈاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیفی برادرز ربوہ ضلع جھنگ

دفتر دوم کی

انیس ۱۹ سالہ کتاب

خوشخبری برائے مجاہدین دفتر دوم

اس یادگاری کتاب کی طباعت زیرِ غور ہے

اس میں وہ تمام مجاہدین ہوں گے جن کا چندہ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۴ء تک ہر سال بغیر کسی ناغہ کے وصول ہو گا۔

اسلئے

اپنے ناغہ کے سالوں کو ابھی سے پُر کر لیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

الفضل ہمارا، آپکا اور سب کا اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کیلئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپکا جماعتی فرض ہے۔

تبلیغی رسالہ

الفرقان ضرور خریدیں!

حضرت میر بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ:۔ چھ روپے

(مینجر الفرقان ربوہ)

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دو اونس کی قیمت۔ چھ روپے	قدیمی ——— اوّلین ——— شہرۂ آفاق **حبّ اٹھرار جسٹرڈ** مکمل کورس بیس روپے	**زوجا مرم عشق** طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے
حبّ مفید النساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	**ہمارا اصول** • صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں۔	**نرینہ اولاد گولیاں** انعام خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبّ مسان سوکھے کی مجرب دوا تین روپے	**حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ** بالمقابل ایوان محمود ربوہ	**معین الصحت** تلی، بھوک، خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے